کرد علی نے اپنے سفرنامہ کو آہوں اور نالہ و شیون سے تعبیر کیا ہے یہ درحقیقت وہ احساس ہے جو ایک مصلح کے دل میں کسی قوم کی ترقی و عظمت کو دیکھ کر اور دوسری طرف اپنی قوم کی پستی، انحطاط و پسماندگی کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے کرد علی اس احساس سے شدید طور پر دوچار ہوئے نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے دل کا درد و کرب ان کی تحریروں میں اتر آیا، جبکہ عام انسان کسی خوشنما یا دلفریب اور انوکھی چیز کو دیکھ کر اس کا تذکرہ تفریح طبع کے لئے خوشی اور مستی سے کرتا ہے لیکن کرد علی کا دل اس دلفریبی اور مستی سے عاری ہے رشید یاقی کی طرح کرد علی بھی جس ملک میں جاتے ہیں اس کا حدود اربعہ جغرافیائی حالات اس کی زراعتی اور صنعتی حیثیت اور اس کی تاریخ پر مختصراً روشنی ڈالتے چلے جاتے ہیں، ان سب کے بعد اس کی روشنی میں مشرق کا بھی تجزیہ کرتے ہیں مثلاً وہ مارسیلیہ کے مکمل تذکرے کے بعد جب فارغ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مارسیلیا کے صرف ایک اخبار کی اشاعت سے ہی اس سے ہماری ذہنی اور عقلی ترقی کو سمجھا جا سکتا ہے مارسیلیا میں خوشحالی اور فارغ البالی ہے اور ہمارے یہاں افلاس اور فقر و فاقہ ہے۔ [1]

کرد علی کی نگاہیں مغربی تہذیب و تمدن سے خیرہ نظر آتی ہیں ان کے ذہن و قلب پر اس کے اثرات گہرائی سے مرتب ہوتے ہیں فرانس کو وہ جب دیکھتے ہیں تو اس کے تمدن کے سحر سے مسحور ہو جاتے ہیں، کہتے ہیں "قلم فرانسیسی تمدن کا وصف کیسے بیان کرے، اس کا ایک ایک خط مرعوب کن اور سحر انگیز ہے اگر بہت اقلام اور بڑے بڑے دماغ جمع ہو جائیں تو شاید اس کے کچھ حصے کا وصف ممکن ہو سکے اگر بڑے بڑے تذکرہ نگار اور سفرنامہ نویس مثلاً ابن حوقل، ابن جبیر اور

---

[1] غرائب الغرب، کرد علی، ج ۱، ص ۱۲۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابن بطوطہ و مسعودی دوبارہ پیدا ہو جائیں تو اس کی سحرانگیزی اور حسن و جمال کے آگے اپنے قلم و بیان کو بے بس پائیں گے۔[1]

کرد علی کی مغرب سے مرعوبیت تعجب خیز نہیں ہے کیونکہ مشرق کو انہوں نے پستی، انحطاط اور پسماندگی میں چھوڑا تھا، اس کے مقابلہ میں مغرب کی ترقی اور عظمت سے مرعوبیت ہونا کوئی معنی خیز بات نہیں۔ کرد علی فرانس کی علمی اکیڈمیوں کو دیکھتے ہیں اس کے محاضرات میں شریک ہوتے ہیں، علماء اور ادباء سے ملاقات کرتے ہیں ان سب کو دیکھ کر ان کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ مشرق میں بھی اس طرح کی چیز ہوتی تو ذہنی اور فکری ترقی کی قندیلیں چہار جانب روشن ہو جائیں، کرد علی کی یہ خواہش پوری ہوتی ہے اور ان ہی کی قیادت اور زیر نگرانی میں المجمع العلمی العربی کی تاسیس عمل میں آئی ہے اور مجمع کو انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق اس منزل تک پہنچا دیا جس منزل میں مغرب میں دوسری اکیڈمیوں کو دیکھا تھا۔[2]

کرد علی کے سفرنامہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ایک ادیب کا سفرنامہ ہے اس وجہ سے ادبی اور فنی چاشنی سے یہ عاری نہیں ہے جگہ جگہ ادبی فقرے وجدان و شعور کو لذت و شیرینی سے اس طرح ہمکنار کرتے ہیں کہ قاری کو کسی تھکن اور بوریت کا احساس نہیں ہوتا ہے۔

(جاری)

---

[1] غرائب الغرب، کرد علی، ج ۱، صفحہ ۲۰۵

[2] محاضرات عن کرد علی: شفیق جبری، صفحہ ۸۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ھل کنت الا بشراً رسولاً

ولی اللہ سعیدی فلاحی، ایڈیٹر ماہنامہ مجلہ حیاتِ نو، جامعۃ الفلاح بلریاگنج

(۲)

اب دوسرا سوال ملاحظہ فرمائیے ـــــ دوسرا سوال یہ ہے کہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں یا نہیں؟ مضمون نگار پروفیسر محترم نے لکھا ہے کہ "نورِ حقیقت محمدی کا ہے" اور آپؐ نور تھے، اور "قد جاءکم من اللہ نورٌ وکتابٌ مبین" کی آیت سے استشہاد کیا ہے۔ [۱]

ہم سب سے پہلے "نور" کی تحقیق کریں گے کہ نور کیا چیز ہے۔

ابن منظور رقمطراز ہیں۔

"وفی المحکم ـ النور، الضوء ـ أیّاً کان ـ وقیل: ھو شعاعہ وسطوعہ، والجمع أنوار ونیران"۔ [۲]

معجم مقاییس اللغۃ میں ہے "نور" النون والواو والراء اصلٌ

۱؎۔ ملاحظہ ہو برہان دہلی ـــ ماہ اکتوبر ۱۹۸۹ء ص ۱۸۷

۲؎۔ لسان العرب لابن منظور جلد ۱۳ ص ۲۴۰

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صحیح یدل علی اضاءۃ واضطراب وقلۃ ثبات [1]

بصائر میں ہے۔ اسوی:۔ الضیاء والسنا الذی یعین علی الابصار [2]

مندرجہ بالا لغات کی روشنی میں "نور" کے دو معانی متعین ہوتے ہیں۔

(۱) ایک ایسی روشنی جس پر نگاہ نہ ٹکتی ہو، (۲) روشنی خواہ کسی بھی قسم کی ہو۔

اب اگر ہم پہلا معنی مراد لیں یعنی ایک ایسی روشنی جس پر نگاہ نہیں ٹکتی۔ تو ہم کو یہ کہنا پڑے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی ہستی کے مالک تھے جن پر نگاہ نہیں ٹکتی تھی۔ تو اس رائے کو ایک جاہل بھی دالوپا رہے دے مارے گا لیکن اگر ہم یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے نور کو مجسم فرمایا (جیسا کہ مقالہ نگار نے صفحہ پر لکھا ہے) اس وقت بھی کوئی شخص اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ کیونکہ آخر اس کی کوئی دلیل ہے۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے مجسم ہونے کی خبر قرآن میں ہے یا حدیث میں یا کوئی اور ماخذ مرجع ہے

دوسری بات یہ کہ قرآن نے قرآن کو خود دوسرے مقامات پر نور کہا ہے تو کیا ہماری نظر قرآن پر نہیں ٹکتی۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ لہٰذا اس جگہ یہ پہلا معنی مناسب نہیں ہے۔

اب آیئے دوسرے معنی کی طرف ــــ وہ ہے کہ نور سے مطلق روشنی لیا جائے۔ خواہ وہ کسی بھی قسم کی ہو۔ اب ہر شخص اپنے ظرف کے بقدر مفہوم اخذ کر سکتا ہے۔

اس جگہ مفسرین نے بھی نور سے مراد تین اقوال لئے ہیں۔ الف۔ نبی صلی اللہ علیہ

---

[1]: معجم مقاییس اللغۃ لابن فارس جلد ۵ ۳۶۸

[2]: بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز جلد ۵ ص ۱۳۳

© rasailojaraid.com

وسلم (ب) اسلام ہے۔ ج ۔ قرآن ۔ ان لوگوں کا کہنا یہی ہے کہ آپ یقیناً نور تھے، لیکن علم و ہدایت کے نور تھے، آپ نے اپنی روشنی سے بے نور دلوں کو منور کر دیا۔ ؎

آپ ذرا غور کریں ۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محض نور کہنا یا سورج و چاند جیسی روشنی سے تشبیہ دینا آپ کی تحقیر نہیں ہے۔ کیا ایسا تصور کرنا علم کا گھٹیا درجہ نہیں ہے۔

ایک روشنی سورج میں ہوتی ہے، ایک ستاروں میں ہوتی ہے، اور ایک چاند میں ہوتی ہے، لیکن علم و ہدایت کی روشنی چاند و سورج اور ستاروں کی روشنی سے کہیں زیادہ و برتر ہے۔ آپ نور تھے ہدایت کے آپ نے ہدایت کے نور سے کفر و ضلالت کی تاریکیوں کو ختم کیا۔ اس کے برعکس یہ سمجھنا کہ آپ کی تخلیق مٹی سے نہیں بلکہ نور سے ہوئی یہ عقل میں آنے والی بات نہیں اور نہ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق ہی ہے۔ یہ بات دنیا کے سامنے بالکل واضح ہے کہ آپ کے والد بھی تھے اور والدہ بھی ۔ آپ نبوت سے سرفراز ہوئے اور ہدایت کا مینار بنے اور نور ہدایت سے معمور کئے گئے۔ اب اس نور کو ظاہری معنی پہنانا سطحی علم کی عکاسی کرتا ہے۔

موصوف مضمون نگار نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور کو مجسم فرمایا اور آپ کو دنیا میں بھیجا۔ میں موصوف سے مودبانہ گذارش کرتا ہوں کہ ایسی [illegible] سپرد قلم ہرگز نہ کیا کریں کیونکہ جو افکار و خیالات دل و دماغ کی فصیل سے باہر بذریعہ نوک قلم حوالہ قرطاس ہو جاتے

؎ یہی مفہوم امام المفسرین ابن جریر طبری نے بھی لکھا ہے ملاحظہ ہو جامع البیان للطبری جلد [illegible] ص ۱۶۱

© rasailojaraid.com

ہیں، وہ ابدی اور دائمی ہو جاتے ہیں ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا مجسم ہونا دلائل سے ثابت ہے ؟ حدیث بتاتی ہے یا کوئی اور ذریعہ ہے ؟ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دیکھ رہا ہے قیامت کے دن کی حضوری کو سامنے رکھتے ہوئے میں یہ بات عرض کر رہا ہوں کہ آپ ذرا غور فرمالیں آیا یہ باتیں آپ کے دل کو اپیل کرتی ہیں ؟ کل ہم سب کو اس رب کے پاس جانا ہے جو کام کے ہر پہلو سے واقف ہے۔

مزید یہ کہ موصوف محترم نے اپنی رائے کی تائید میں ایک حدیث ذکر کی ہے ۔ وہ یوں ہے

اول ما خلق اللہ نوری وکل الخلائق من نوری وانا من نور اللہ

سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا کیا اور ساری مخلوق میرے نور سے ہے اور میں خدا کا نور ہوں ۔

موصوف نے نہ تو کوئی تحقیق کی ، اور شاید نہ کبھی یہ توفیق ہوتی کہ ذرا سوچیں آیا یہ روایت حدیث ہے بھی یا نہیں اور مزید ظلم یہ کہ اس کی نسبت حدیث رسول سے کر دی ۔ حالانکہ ان کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہونی چاہیئے تھی ۔ جو مسلم شریف میں ہے ۔

حدثنا محمد بن عبید الغبری قال ثنا ابو عوانة عن ابی صالح عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار ۔ [1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کی تو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے میں نے موصوف کی اس روایت

---

[1] الصحیح المسلم باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلد ۱ ص ۷

© rasailojaraid.com